سوال

(349)غائبانہ نمازجنازہ کے بارے میں حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نمازجنازہ غائبانہ مطلقاً جائز ہے یا اس کے لیے مخصوص شرائط ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کے اقوال میں سے راجح قول یہ ہے کہ نمازجنازہ غائبانہ مشروع نہیں ہے الایہ کہ اس کی نمازجنازہ پڑھی ہی نہ گئی ہو، جیسے کوئی شخص کسی کافرملک میں مرجائے اوراس کاکسی نے جنازہ نہ پڑھا ہو یا جیسے کوئی کسی سمندریا دریا یاکسی وادی میں غرق ہوگیا ہواوراس کی لاش نہ ملی ہو تواس کا غائبانہ جنازہ پڑھنا واجب ہے۔ اورجس کی نمازجنازہ پڑھی گئی ہو تو صحیح بات یہ ہے کہ اس کا غائبانہ جنازہ پڑھنا مشروع نہیں ہے کیونکہ نجاشی کے واقعے کے سواسنت سے دوسرا کوئی واقعہ ثابت نہیں ہے اور نجاشی کا اس کےاپنے ملک میں جنازہ نہیں پڑھا گیا تھا، اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں اس کا جنازہ پڑھایا تھا۔ اس کے علاوہ آپ نے کسی اور کا جنازہ غائبانہ نہیں پڑھایا، حالانکہ آپ کے عہد میں بڑے بڑے لوگوں اوربہت عظیم شخصیتوں کا انتقال ہواتھا۔ بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ جس کے مال، عمل یا علم سے دین کوفائدہ پہنچا ہو تواس کا جنازہ غائبانہ پڑھا جائے گا اورجو شخص ایسا نہ ہو تواس کا غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا جائے گا اور بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ نمازجنازہ غائبانہ مطلقاً جائز ہے لیکن یہ سب سے ضعیف قول ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ارکان اسلام]

عقائد کے مسائل: صفحہ 339

[محدث فتویٰ]